خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
30- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 270 جمعرات 7 رجب- 1416ھ' 30 نبوت 1374ھش' 30- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینان قلب حاصل ہو جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہئے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت ﷺ کے مصائب کا سلسلہ دیکھو۔ کس قدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے اور وہاں سے پتھر کھا کر آئے۔ پھر اور کوئی شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرلے؟

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240)

اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو

یہ وقت بڑے خوف کا ہے اس لئے توبہ و (بخشش طلب کرنے) میں مصروف رہو۔ اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے (بخشش طلب) کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گریہ و زاری سے دعائیں کرو تا خدا کی نصرت تمہیں ملے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ نے انسان میں ایک قوت موازنہ رکھی ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اندازہ کرتی ہے کہ کس کام کے لئے کتنی ضرورت ہے اور کتنی طاقت خرچ کرنی چاہئے۔ یہ حس حواس خمسہ سے زائد ہے۔ مثلاً اگر ایک سوئی اٹھانی ہے تو اس کے لئے ایک جوش اور قوت کی ضرورت ہے مگر ایک من کے اٹھانے کے لئے جو جوش اور قوت درکار ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک سوئی کے لئے الگ تیاری ہوتی ہے اور ایک من کے لئے الگ۔ پس یہ قوت موازنہ ہے جو انسان کو ہر کام کے وقت صحیح اندازہ بتاتی ہے اور اس طرح انسان کی طاقتیں محفوظ رہتی ہیں۔ وہ ضرورت سے زیادہ طاقت خرچ نہیں کرتا اور جس کام کے لئے زیادہ قوت خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے تھوڑی طاقت خرچ کرکے انسان ناکام نہیں رہ جاتا ہے بلکہ ہر کام کے مناسب طاقت خرچ کرکے کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ (صاحب ایمان) ہر وقت دعائیں کرتا ہے مگر جس طرح ایک من بوجھ اٹھانے کے لئے اگر کوئی شخص سوئی کی طاقت خرچ کرے گا اور اس کو اٹھانے لگے گا تو اس کی طاقت ضائع ہو جائے گی اور معلوم ہو جائے گا کہ اس کے حواس میں فرق آگیا ہے۔ جس طرح سننے کی طاقت ہوتی ہے جس سے انسان سنتا ہے جب وہ ضائع ہو جاتی ہے تو اس کو بہرہ کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر تھوڑی طاقت سے بڑا کام کرنے کا ارادہ کرے تو ماننا پڑے گا کہ اس میں موازنہ کی حس نہیں یا کمزور ہو گئی ہے اور باطل ہو گئی ہے۔

بے شک ہماری جماعت دعائیں کرتی ہے مگر آج جو کام درپیش ہے اس کا سینکڑواں حصہ بھی پہلے نہ تھا۔ پس پہلے جو ہم دعائیں کرتے تھے۔ وہ اس وقت بہت تھوڑی ہیں۔ اس سے بہت بڑھ چڑھ کر دعائیں کرو اور گریہ و زاری میں لگ جاؤ تا خدا تعالیٰ کی نصرت تمہارے شامل حال ہو۔

موقع کے مطابق زور لگاؤ جب تک تم پورے جوش اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرو گے تو تمہیں کبھی نصرت نہ ملے گی اور تمہاری کوشش رائیگاں جائے گی۔

یہ مت خیال کرو کہ پہلے بھی دعا کرتے تھے کیونکہ میں بتا چکا ہوں کہ وہ دعائیں اس وقت اس کام سے کوئی نسبت نہیں رکھتیں۔ اگر تم ایسا کہو تو تم نے یقیناً اس کام کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا۔ پس تم اس کام کی اہمیت کے لحاظ سے دعائیں شروع کرو۔ عجز و انکساری اختیار کرو۔

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی (جو سلسلہ کی کئی کتب کے مرتب ہیں) برین ہیمرج کے حملے کے 48 گھنٹے بعد ہوش میں آگئے ہیں مگر ابھی طبیعت ٹھیک نہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ تنویر فاطمہ صاحبہ بنت مکرم میاں محمد زبیر نون صاحب (وفات یافتہ۔ جو مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے بھانجے ہیں) کا نکاح مورخہ 95-11-14 کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے بیت الاحمدیہ ہلال پور میں بعوض مبلغ 25 ہزار روپے حق مہر ہمراہ میاں محمد افضل نون صاحب ابن مکرم میاں سلطان علی صاحب نون سکنہ ہلال پور پڑھا تقریب رخصتانہ مورخہ 95-11-16 کو عمل میں آئی احباب کرام دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک ہو۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب ننگلی (ساکن فیکٹری ایریا ربوہ) مورخہ 25- نومبر بروز ہفتہ رات دس بجے وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ ان کا جنازہ 26 نومبر کو بعد عصر بیت مبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے موصوفہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عشرہ وقف جدید

سیکرٹری وقف جدید سے رابطہ کریں کہ آپ کے ذمہ چندہ وقف جدید بقایا تو نہیں ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

خدا تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

30- نبوت 1374 ھش — 30 - نومبر 1995ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

○ خوش قسمت وہ شخص نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ وہ خداتعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لیے ضروری ہے کہ خداتعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خداتعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے۔ اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاؤ۔

○ گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے اس واسطے (عبادات) میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام گناہوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔

○ تکبّر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے غرضیکہ تکبّر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہیے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبّر کی بو آوے اور وہ تکبّر ظاہر کرنے والا ہو۔

○ خدا کا ولی بننا آسان نہیں بلکہ بہت مشکل ہے کیونکہ اس کے لئے بدیوں کو چھوڑنا' برے ارادوں اور جذبات کو چھوڑنا ضروری ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے۔ اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں کو چھوڑنا بعض اوقات بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک خونی خون کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ چور چوری کرنا چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک بد اخلاق کو غصہ چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یا تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں دوسروں کو جو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر خود اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی عظمت کے لئے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دے گا خداتعالیٰ اس کو خود بڑا بنا دے گا۔

میں	ہوں	ممنون	اور	شاکر ہوں
آپ	میرے	لئے	پریشاں	ہیں
غم	سے بہلا	رہا ہوں	میں	دل کو
ورنہ	سب	خیریت کے	ساماں	ہیں

ابوالاقبال

○

سمندر کا تلاطُم ہے مرے دل کے سرابوں میں
ملی ہیں مجھ کو تعبیریں کھُلی آنکھوں کے خوابوں میں

یہ شدّت ہے مِرے جذبے کی مَیں پہچان لیتا ہوں
کٹی ہے گرچہ ساری زندگی ان کی حجابوں میں

حیاتِ چند روزہ کی مثالیں ڈھونڈ لیں میں نے
چراغِ صُبحگاہی میں کبھی اُڑتے حبابوں میں

مِرا بے بہرہ پن سب دوستوں کے کام آیا ہے
سوالوں پر سوال ابھرے سوالوں کے جوابوں میں

تم اپنی جنّتِ ارضی میں بھی مرنے کے درپے ہو
جنہیں جینا ہے جی لینگے حقائق کے عذابوں میں

اگر ہر قریہ کو اک دن خرابہ بن کے رہنا ہے
چلو بس جائیں ہم جا کر خرابوں کے خرابوں میں

ہجومِ مردماں میں کھو گئے ہو تم تو اچھا ہے
بہت سے نام آتے ہیں محبّت کے نصابوں میں

مَیں اپنے زخم رِستے دیکھ کر بس یہ سمجھتا ہوں
چبھوئے ہیں یہ ناہنجار نے کانٹے گلابوں میں

نسیم اس دَور میں ہر شخص کی تشہیر ہوتی ہے
مرا بھی تذکرہ آ جائیگا شائد کتابوں میں

نسیم سیفی

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ امارت ضلع ٹوبہ کا آج 17- نومبر 95ء کا اجلاس اپنے سابق مربی ضلع مکرم مبشر احمد صاحب طاہر کی 13- نومبر کو وفات پر ان کی بیوہ' بچوں' بھائیوں اور دیگر اعزہ سے دلی اظہار ہمدردی کرتا ہے اور اراکین عاملہ ضلع ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ موصوف نے بحیثیت مربی سلسلہ ایک لمبا عرصہ ہمارے درمیان گزارا۔ آپ بڑی محنت اور جانفشانی سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔ اور اس قدر پیار اور محبت سے تربیت کے اہم امور سرانجام دیتے رہے۔ کہ احباب جماعت کے دلوں میں گھر کر گئے یہی وجہ ہے۔ کہ ان کی وفات کی اطلاع جس جس کو ملی۔ اشکبار ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی بلندی درجات کے لئے دعا گو۔ ہم اراکین ضلع عاملہ ان کی شفقت اور ہمدردی سے راہنمائی کرنا نہیں بھول سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خود ان کی حفاظت و کفالت فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

نتابد از رہِ جانانِ خود سرِ اخلاص
اگرچہ سیلِ مصیبت بزور ہا باشد

وہ اپنے معشوق کی راہ میں کبھی اخلاص میں کمی نہیں آنے دیتا۔ خواہ مصیبتوں کا طوفان کتنے ہی زوروں پر ہو۔

براہِ یارِ عزیز از بلا نہ پرہیزد
اگرچہ در رہِ آں یار اژدہا باشد

اس عزت والے دوست کی راہ میں وہ کسی بلا سے نہیں ڈرتا خواہ اس یار کے راستے میں اژدہا بیٹھا ہو۔

کند حرام ہمہ عیش و خواب را برنفس
چو جملہ عارف و عامی در ایں بلا باشد

وہ نیند اور عیش کو اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے۔ جبکہ سب نیک و بد اس عیش و عشرت کی بلا میں گرفتار ہوتے ہیں۔

دل از کف و کلہش باشد اوفتادہ زِ فرق
فراغت از ہمہ خود بینی و ریا باشد

اس کا دل ہاتھ سے اور ٹوپی سر سے گری ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ ہر قسم کی خود بینی اور ریا سے پاک ہوتا ہے۔

اصولِ اُو ہمہ بر خلق رحم باشد و لطف
طریق اوہمہ ہمدردی و عطا باشد

اس کا اصول صرف خلقت پر رحم اور لطف ہے اور اس کا طریقہ کلی طور پر ہمدردی اور سخاوت ہوتا ہے۔

ہمیشہ نفسِ شریفش بکاہد از حسرت
کہ چوں گروہِ بداں تابع ہُدیٰ باشد

اس کا شریف دل ہمیشہ اس حسرت سے غمگین رہتا ہے کہ برے لوگوں کی جماعت کس طرح ہدایت پائے گی۔

ہمیشہ محترز از صحبتِ بداں ماند
غیور از پئے دیں ہمچو اصفیاء باشد

وہ ہمیشہ شریروں کی صحبت سے مجتنب رہتا ہے اور اولیاء اللہ کی طرح دین کے لئے غیرت مند ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اس بات کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو حقیقی طور پر خدا تعالیٰ سے محبت ہوتی ہے وہ کسی مصیبت کو مصیبت نہیں سمجھتے اور مشکلات کے طوفان بھی ان کے سامنے آجائیں تو وہ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ اگر ان کے راستے میں سانپ اژدہا اور ایسی ہی دیگر چیزیں موجود ہوں تو وہ ان سے ڈرتے نہیں بلکہ آگے سے آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ ان چیزوں سے ڈرتا نہیں بلکہ یہ چیزیں بھی اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ وہ آگے سے آگے چلتا چلا جاتا ہے اور ایسے وقت میں جبکہ لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں سو رہے ہوتے ہیں وہ اپنے اوپر خدا تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لئے نیند کو حرام کر دیتا ہے۔ راتوں کو اٹھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اس کی حمد کرتا ہے تسبیح کرتا ہے۔ اور وہ اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ اس کی پگڑی اچھالتے ہیں اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اسے صرف اس بات سے غرض ہوتی ہے کہ اس کا رحم کرنے والا خدا اس پر رحم کرتا رہے اس کے ساتھ ہمدردی کرتا رہے اور اس کے ساتھ سخاوت سے پیش آئے اور یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ اسی سلوک کو روا رکھتا ہے۔ ایسے شخص کو اس بات کی بھی فکر رہتی ہے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور کیوں ہیں وہ انہیں خدا تعالیٰ کے آستانے پر لانے کے لئے دعا بھی کرتا ہے اور جدوجہد بھی کرتا ہے۔ اور اپنے دل کو غمگین رکھتا ہے۔ اور ہمیشہ اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر آ گرے اور ایسا کرنے کے لئے وہ اپنے آپ کو ایسے لوگوں سے جنہیں شریر کہا جاسکتا ہے بالکل الگ رکھتا ہے۔ اور وہ اتنی غیرت کا اظہار کرتا ہے کہ ان سے الگ رہ کر وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دوستی کرتا ہے اور اس طرح وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان اشعار کو پوری طرح سمجھ کر خدا تعالیٰ سے محبت کرسکیں اور اس کا ہمارے ساتھ ہمدردی اور سخاوت کا سلوک جاری رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ستارہ مظفر

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ

(اہلیہ مولوی غلام محمد صاحب)

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ کے متعلق ستارہ مظفر مزید لکھتی ہیں:۔

1939ء میں جوبلی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا جو جھنڈا بنا اس کا سوت کاتنے والی خوش قسمت بزرگ خواتین میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ 1944ء میں تحریک وقف جائیداد پر جماعت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنی جائیدادیں وقف کرنے کا مطالبہ ہوا تو چند گھنٹوں کے اندر قادیان کے احباب نے چالیس لاکھ روپے کی جائیدادیں وقف کردیں، ان وقف کرنے والیوں میں استانی جی بھی شامل تھیں۔ آپ نے اپنے ذاتی مکان کا تین چوتھائی حصہ وقف کردیا۔

1946ء میں الیکشن کے سلسلے میں تعلیم بالغان کی مہم شروع کی گئی اور کوشش کی گئی کہ قادیان اور اس کے اردگرد کی ہر احمدی عورت خواندہ ہو جائے اس سلسلے میں بھی استانی جی نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ حضرت ام داؤد صاحبہ کی زیر نگرانی قادیان اور اس کے گردو نواح میں دورے کئے۔ پڑھنا لکھنا سکھایا اور کام کی نگرانی کی۔

پھر الیکشن کمیٹی کی ممبرات میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ آپ اور آپ کی ساتھی ممبرات کے کام کا اندازہ حضرت امام جماعت الثانی کے اظہار خوشنودی سے ہوتا ہے۔ آپ نے عورتوں کے کام کے بارے میں فرمایا کہ

(یہ حوالہ پہلے مکمل صورت میں آچکا ہے۔)

انہوں نے نہایت تندہی اور محنت سے کام کیا میں سمجھتا ہوں کہ جو روح ہماری عورتوں نے دکھائی ہے اگر وہی روح ہمارے مردوں کے اندر کام کرنے لگ جائے تو ہمارا غلبہ سو سال پہلے آ جائے۔ عورتوں نے اس دیوانگی سے کام کیا ہے کہ ان میں سے بعض کی شکلیں تک پہچانی نہیں جاتیں۔ وہ اس بات کی مستحق ہیں کہ ان کے اس ذکر کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے اور بار بار جماعت کے سامنے اس واقعہ کو لایا جائے۔ انہوں نے بے نظیر قربانی اور نہایت اعلیٰ درجے کی جاں نثاری کا ثبوت دے کر ثابت کردیا ہے کہ وہ مردوں سے قومی کاموں میں آگے نکل گئی ہیں۔

محاسبہ شعبہ دستکاری

1933ء میں آپ شعبہ دستکاری کی محاسبہ مقرر ہوئیں۔ 1936ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے جلسے میں تقریر فرمائی اور مستورات کو دستکاری سیکھنے اور اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔ حضرت ام طاہر کی نگرانی میں دستکاری کا کام بڑے وسیع پیانے پر شروع کردیا گیا۔ سامان خرید کرلانے کی ذمہ داری محترمہ استانی میمونہ صوفیہ کے ذمہ رہی۔

تقاریر کے ذریعہ خدمت

جلسہ سالانہ پر لمبا عرصہ تقاریر کرنے کی سعادت تو آپ کو حاصل رہی ہی تھی۔ اس کے علاوہ 1940ء کے بعد ہر سال جلسہ (-) موعود میں بھی آپ تقریر فرمایا کرتی تھیں۔ یوم قدرت ثانیہ جلسہ سیرت النبی ﷺ اور لجنہ کے تربیتی جلسوں میں آپ کی تقریر ضرور ہوتی تھی۔

1939ء میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے تحریک جدید کے جلسے کرنے کی تحریک پر استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قادیان کے جلسہ منعقدہ 24۔ جولائی میں اپنے پرجوش انداز میں بہنوں کو تحریک جدید میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ جوبلی کے موقعہ پر مستورات کے جلسے میں حضرت امام جماعت الثانی نے تشریف لاکر جھنڈا لہرایا تو استانی جی صاحبہ نے عورتوں میں نعرے لگوائے۔ 1940ء میں نور ہسپتال قادیان کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے جلسہ میں آپ نے چندے کی تحریک کی۔

20۔ فروری 1948ء لجنہ کراچی کے جلسہ (-) موعود کی صدارت کی 20۔ فروری 1949ء کو لاہور میں وسیع پیانے پر جلسہ منعقد ہوا تو اس میں آپ نے بھی تلاوت کی۔ 1974ء میں جلسہ سیرت النبی ﷺ اور (-) موعود آپ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

عاشق کلام الٰہی

آپ کو کلام الٰہی سے عشق تھا بہت خوش الحانی سے بلند آواز سے تلاوت فرمایا کرتی تھیں مگر پڑھتے پڑھتے جذبات پر قابو نہ رہتا تھا آواز بھرا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک محمد عبداللہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے ابتدائی تعارف تو مدرسہ احمدیہ میں طالب علمی کے زمانہ میں ہوا۔ میں اس وقت جماعت چہارم میں پڑھتا تھا کہ ایک دن حضرت میاں صاحب ہماری کلاس میں تشریف لائے آپ کی آمد پر سب لڑکے احتراماً کھڑے ہو گئے۔ نہایت وجیہ اور نورانی شکل کے مالک تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہیں اور آپ ہماری کلاس کو عربی ادب کی مشہور کتاب کلیلہ دمنہ پڑھایا کریں گے جو ہمارے نصاب کی کتاب ہے۔ یہ شرف صرف ہماری کلاس کو حاصل ہوا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ایک پیریڈ ہمیں پڑھا کر دفتر صدر انجمن احمدیہ میں اپنے مفوضہ کام کے لئے چلے جاتے۔ آپ کو پڑھانے کا انداز اتنا دل نشین اور آواز اس قدر شیریں تھی کہ تمام طلباء آپ کے پڑھاتے وقت ہمہ تن گوش رہتے اور وقت ختم ہونے پر یہی خواہش ہوتی کہ ابھی کچھ اور پڑھائیں۔ ازاں بعد 1937ء میں میں جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ تالیف و تصنیف کے کام پر لگایا گیا تو کچھ عرصہ بعد حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ایک سال کے لئے حضرت میاں صاحب کو ایک اہم کام پر لگایا اور اس عرصہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تالیف و تصنیف مقرر ہوئے۔ دو تین دن کے بعد آپ نے مجھے بلا کر میرے کام کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ اس وقت آپ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے طلباء اور جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک مجموعہ احادیث مرتب کرنے کا کام میرے سپرد فرمایا ہوا ہے اور آپ کی ہدایت اور راہنمائی میں اس کے متعدد عنوان مقرر کئے ہیں اب ان کے مطابق احادیث منتخب کر کے معہ ترجمہ ان میں درج کر رہا ہوں۔ پچاس کے قریب احادیث منتخب کر کے ان کا ترجمہ کیا ہے باقی تین صد احادیث ابھی منتخب کرنی ہیں۔ حضرت میاں صاحب نے ہر ایک حدیث اس کا ترجمہ اور عنوان ملاحظہ فرمایا اور ساتھ ہی مجھے ہدایات بھی فرماتے گئے۔ بعد ازاں مجھے ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ احادیث کے انتخاب میں کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق حدیث درج نہ کی جائے۔ یہی بات ان کے ترجمہ میں مد نظر رکھیں۔ ہاں ان کے پڑھنے والے پر نفسیاتی اثر ہونا چاہئے۔ براہ راست کوئی اختلاف پڑھنے والے کے سامنے نہیں آنا چاہئے۔

یہ احادیث کا مجموعہ آپ کی زیر ہدایت مکمل ہوا۔ اس کا پیش لفظ بھی آپ نے تحریر فرمایا۔ اس کا نام "کلام النبیؐ" تجویز ہوا۔ یہ کتاب جماعت کے ہائی سکول کی جماعت نہم اور دہم کے نصاب میں رکھی گئی۔ اس کے کئی ایڈیشن طبع ہوئے۔ ایک ایڈیشن حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے سکندر آباد دکن سے شائع کیا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایک عوامی شخصیت تھے۔ پیدل چلنے کو پسند فرماتے تھے۔ قادیان میں آپ کی کوٹھی محلہ دارالفضل کے آخر میں تھی۔ شہر سے اس کی مسافت کم و بیش ایک میل ہو گی۔ حضرت سیدہ اماں جان کی خدمت میں حاضر ہونے اور دیگر افراد خاندان سے ملنے کے لئے آپ عموماً پیدل ہی آتے جاتے۔

ملکی تقسیم کے بعد آپ ابتداء میں خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ رتن باغ لاہور میں مقیم ہوئے۔ یہاں بھی آپ سیر کے لئے شاہراہ قائداعظم اور دیگر مقامات پر پیدل تشریف لے جاتے۔ 1954ء میں خاکسار روزنامہ الفضل لاہور کا مینجر تھا۔ ان دنوں الفضل کا دفتر شاہراہ قائداعظم سے متصل میکلیگن روڈ پر تھا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب گاہے بگاہے یہاں تشریف لاتے اور خاکسار کو ساتھ لے کر انار کلی میں شاپنگ کے لئے جاتے۔ ایک دفعہ میں آپ کے ہمراہ تھا ہم چلتے چلتے بیرون لاہوری دروازہ تک آئے۔ یہاں عموماً فروٹ بیچنے والے بیٹھتے ہیں۔ آپ کے ارشاد پر یہاں سے سیاہ انگور خریدے اور پھر انار کلی میں آکر لاہور آرٹ پریس کے بالمقابل رائل ہوٹل میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا ایک خدمت گار جو آپ کا بہت واقف معلوم ہوتا تھا دوڑتا ہوا آیا اور مودبانہ سلام کرتے ہوئے کہا کہ جناب کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ انگور اچھی طرح دھو کر لاؤ اور ساتھ ہی دو پیالی چائے لانا۔ آپ اس کے بعد باتھ روم میں چلے گئے۔ آپ کے باتھ روم سے آنے سے پہلے ملازم نے آپ کے آرڈر کی تعمیل کر دی تھی۔ آپ نے تھوڑے سے انگور کھائے اور باقی انگور اس ملازم کو دے دیئے۔ مجھے فرمایا کہ اسے دو روپے انعام بھی دے دیں۔ یہ کہہ کر آپ ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ میں ابھی ہوٹل ہی میں ملازم کو پیسے دے رہا تھا تو وہ کہہ رہا تھا کہ صاحب بڑے رئیس خاندان کے معلوم ہوتے ہیں۔ شاہانہ طبیعت کے مالک ہیں۔ جب بھی آتے ہیں خاکسار کو انعام سے نوازتے ہیں۔

(یہ مضمون مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب کی کتاب "میری یادیں" سے لیا گیا ہے)

> جو شخص اپنے آپ کو بڑا اور بلند سمجھنے لگتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا سہارا نہیں لیتا وہ بلندیوں سے گرتا ہے اور اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ اور اس کا درخت وجود ذرہ ذرہ ہو کر رہ جاتا ہو۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

یادرفتگان .... ریاض احمد ملک

مکرم ملک ممتاز احمد صاحب

23۔ اکتوبر 1995ء صبح کا وقت احمدیہ دارالذکر دوالمیال سے ایک آواز گونجی۔ ایک ضروری اعلان سنئے کان یک دم اس اعلان کی جانب متوجہ ہوئے اعلان کے الفاظ یہ تھے۔ نہایت افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال قضائے الٰہی سے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کی میت راولپنڈی سے پہنچنے ہی والی ہے جنازہ عصر کے بعد ساڑھے چار بجے ادا کیا جائے گا۔

اس اعلان کے سنتے ہی دل کو ایک دھچکا سا لگا اور جب ماضی کے دریچوں کو وا کرنے کی کوشش کی۔ گزرے ہوئے لمحات کو آنکھوں کے سامنے لانے کی کوشش کی۔ تو ایک نہایت ہی منفرد۔ نمایاں۔ سادہ۔ منکسر المزاج۔ رحمدل۔ مہربان و مشفق۔ اعلیٰ صفات کے مالک۔ بہترین منتظم اور نگران شخصیت مکرم ملک ممتاز احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال کی شکل میں ان تمام صفات کا منبع نظر آئی جنہوں نے اپنے والد محترم ملک حبیب اللہ خان صاحب پہلے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال کی رحلت کے بعد امارت کا عظیم بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ دن رات ایک کر کے ضلع چکوال کی جماعتوں کو اپنی گراں قدر خدمات سے فعال بنایا۔ اپنی قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر۔ خدا کے خاص فضلوں اور برکتوں کی بدولت احسن رنگ میں اتفاق کی فضا قائم کی اور ان کو ترقی کی جانب رواں دواں کیا۔ حضرت صاحب کی خاص نظر عنایت آپ پر تھی آپ نے بھی اپنے تمام کاموں کی ابتدا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت سے کی۔

ایک پتھر کی بھی تقدیر بدل سکتی ہے
شرط یہ ہے کہ قرینے سے تراشا جائے

آپ ضلع چکوال کی جماعتوں کا دل تھے۔ ڈھال تھے۔ صف اول کے مجاہد تھے۔ آپ نے اپنی سخت بیماری کے باوجود احمدیت کی بڑھ چڑھ کر خدمت کی۔ خدمت دین کو اپنا شعار بنایا آپ کی مالی قربانیوں کے صلہ میں دوالمیال میں مربی ہاؤس کی تعمیر پایہ تکمیل تک پہنچی۔ احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں بورنگ ہوئی۔ پمپ نصب ہوا۔ اور پانی کا مسئلہ حل ہوا آپ نے اپنی ذاتی کاوش اور مالی امداد سے ضلع چکوال کی تمام جماعتوں میں ڈش نصب کروائے تاکہ امام جماعت کے خطبات تمام جماعتیں سن سکیں اور برکات حاصل کر سکیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے دور امارت میں کوئی ایسی جماعت ضلع بھر میں نہ رہے جس کے پاس احمدیہ ٹیلی ویژن کا پروگرام نہ پہنچ سکے آپ ہمیشہ ڈش سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

آپ نے بھرپور قائدانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ضلع چکوال کی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کیا۔ اور ہر جماعت کو احسن رنگ میں خدمت دین کی طرف راغب کیا۔ آپ نے احمدیہ دارالذکر دوالمیال میں باقاعدہ دفتر انصاراللہ قائم کیا۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود آپ باقاعدہ روزانہ 10 سے 12 بجے تک اس دفتر میں وقت دیا کرتے تھے اور جماعتوں کے مختلف امور کے بارہ میں اپنے مشوروں سے نوازا کرتے تھے۔

آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ دین کے کام میں آپ ہمیشہ صف اول میں رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں جو کچھ ہوں اپنے والدین کی دعاؤں اور جماعت احمدیہ کی خدمت کی بدولت اور نظام جماعت سے منسلک رہنے کی وجہ سے ہوں۔ سب فضل اور برکتیں صرف احمدیت کی بدولت اور حضرت امام جماعت کی دعاؤں کی مرہون منت ہے۔

جنازہ کے بعد آپ کو اپنے والد محترم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب پہلے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صاحبزادہ میاں خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

یہ حقیقت ہے کہ مکرم ملک ممتاز احمد صاحب کے یوں اچانک ہم سے جدا ہو جانے سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جس خلا کو ظاہری آنکھوں سے پر کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن ہمارا پختہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ضلع چکوال کو مکرم ملک ممتاز صاحب کا بدل ضرور عطا کرے گا۔ لیکن آپ کی کمی مدتوں محسوس ہوتی رہے گی۔ کیونکہ خدا کے کاموں کو کوئی نہیں روک سکتا۔ آپ اپنے دین کی خدمت کی بدولت ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہیں گے آپ کی خدمات ہمیشہ آپ کا نام زندہ رکھیں گی۔ مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب پہلے امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع چکوال 93-3-21 کو ہم سے جدا ہوئے۔ اس کے بعد مکرم سہیل عمر صاحب نے 93-3-4 تا 93-5-25 قائم مقام امیر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے بعد مکرم ملک ممتاز احمد صاحب نے 93-5-25 سے اپنے دم آخر یعنی 95-10-23 تک امارت ضلع کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اس عہدہ کے ساتھ وفا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

مطالعۂ سمندر

اب سے قریباً 25-30 سال قبل امریکہ کی ایک سفری لائبریری مختلف کالجوں کا ہر ماہ چکر لگایا کرتی تھی اور طلبہ نیز اساتذہ کو ان کی پسند کا لٹریچر (کتابیں' رسالے وغیرہ) پڑھنے کے لئے دے جایا کرتی تھی۔ مقصد یہ تھا کہ طلباء اور اساتذہ میں نصابی کتب کے علاوہ دوسری کتابوں کے پڑھنے کا شوق پیدا ہو اور ان کی عام معلومات بالخصوص سائنسی معلومات میں اضافہ ہو۔ افسوس ہے کہ اب وہ سلسلہ بوجوہ جاری نہ رہ سکا۔ مجھے چونکہ سائنس سے متعلق کتابوں کے پڑھنے کا بڑا شوق تھا اس لئے وہ ایک سے زائد کتب مجھے دے جاتے تھے اور میں ان کا مطالعہ کر کے مختصر سے نوٹ لے لیتا تھا۔ اب کسی ضروری چیز کی تلاش میں بعض پرانے نوٹ سامنے آگئے تو خیال ہوا کہ ان سے مختصر مضمون تیار کر کے الفضل کو اشاعت کے لئے بھجوا دیا جائے۔ یہ نوٹ اگرچہ بہت پرانے ہیں تاہم کئی افراد کے لئے اب بھی وہ دلچسپی کا موجب ہو سکتے ہیں۔ ان نوٹوں میں سے بعض سمندر کے بارے میں ہیں جن کا ذکر اس وقت مطلوب ہے۔

ہم سمندر کے پانی کو کھاری کہنے کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ ہم اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ اس کا پانی قریباً 96.5 فیصد خالص ہوتا ہے۔ سمندر زمین کی سطح کے تین چوتھائی حصے کو ڈھانکے ہوئے ہے۔ اس کے خدوخال براعظموں کے مقابلہ میں زیادہ ناہموار ہیں۔ اس کی انتہائی گہرائیاں ایورسٹ پہاڑ کی بلندی سے زیادہ ہیں۔ اس امر پر غور کیجئے کہ ایورسٹ کی چوٹی سے ماریانہ خندق (Mariana Trench) تک جو مغربی بحرالکاہل میں ہے عمودی فاصلہ 20 کلومیٹر یا ساڑھے بارہ میل کے قریب ہے۔ بلندی کے اس قدر فرق اگر شاذ ہوتے تب بھی کرۂ زمین کی سطح ایک نارنگی کی سطح سے زیادہ ہموار اور چکنی معلوم ہوتی۔ سمندر کے پانی کا کل حجم تقریباً 1365 ملین مکعب میٹر (325 ملین مکعب میل) ہے اور اس کا وزن 1560 ملین بلین ٹن ہے۔ (ایک ملین دس لاکھ کے برابر ہوتا ہے اور ایک ٹرلین = (ملین) یعنی ملین X ملین X ملین کے برابر اور ایک ٹن 1015 کلو یا 28 من کے برابر ہوتا ہے)۔ اگرچہ یہ اعداد بڑے ہیں مگر یہ زمین کے کل حجم کا 1/1250 واں حصہ اور کل وزن کا 1/240 ملین واں حصہ ہیں۔ یہ پانی 342 ملین کلومیٹر (141 ملین مربع میل) رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اس کی اوسط گہرائی 3.8 کلومیٹر (2.35 میل) ہے۔ درحقیقت کرہ زمین پر اس کی حیثیت نمکین پانی کی ایک ہلکی سی تہہ سے زیادہ نہیں۔ اگر آپ کسی اٹلس پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہو گا کہ دنیا کے اکثر بڑے شہر سمندر کے کنارے یا دریاؤں کے کنارے پر واقع ہیں کیونکہ پانی ہماری زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے اور اس کا تعلق ہماری غذاؤں' ہمارے موسموں اور ہمارے ماحول سے بہت گہرا ہے۔

سمندر کی اہمیت کا احساس اب قریب کے زمانہ میں ہونے لگا ہے۔ یہ امر کیسا حیران کن ہے کہ زمین کی سطح پر جو سب سے زیادہ اہم چیز (سمندر) ہے اس کے مطالعہ کی طرف توجہ بہت دیر میں ہونے لگی ہے جبکہ خلا کا مطالعہ اس سے کہیں زیادہ آگے بڑھ گیا ہے' اگر آپ اٹلس اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ زمین کے شمالی نصف کرہ کا 61 فیصد اور جنوبی نصف کرہ کا تقریباً 81 فیصد حصہ سمندری پانی سے ڈھکا ہوا ہے تاہم اس کے مطالعہ کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ مطالعہ سمندر (بحریات) نسبتاً ایک جدید علم ہے۔ اس کا تعلق سائنس کی چار بڑی شاخوں سے ہے یعنی علم طبقات الارض (ارضیات)' کیمیا' طبعیات اور حیاتیات سے اس کے علاوہ اس کا ایک تاریخی پس منظر بھی ہے جو اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ فی الوقت اسی کا ذکر مطلوب ہے۔

تاریخی پس منظر غالباً جو سب سے پہلا متعلم بحریا ماہر بحریات ہو گا اس کے لئے سب سے اہم مسئلہ یہ ہو گا کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ مچھلیاں پکڑی جائیں یا شاید وہ کسی ایسے جزیرہ پر جانا چاہتا ہو گا جو تھوڑے فاصلہ پر ہونے کے سبب آنکھ سے نظر آتا ہو گا۔ جو کچھ بھی اس کا مقصد ہو گا اب اس کے نام تک سے کوئی واقف نہیں کیونکہ اس وقت تاریخی واقعات کو محفوظ رکھنے کا کوئی سامان ہی نہ تھا۔ پھر وہ زمانہ آگیا جب اس قسم کے نام تاریخ میں محفوظ ہو گئے اور جن کی کاوشوں کے نتیجہ میں ہمیں بہت سی جغرافیائی معلومات حاصل ہوئیں اور ہمیں سمندروں اور براعظموں کے بارے میں علم ہوا۔ یوروپی اقوام کے ابتدائی بحری سفروں کے باعث جو دریافتیں ہوئیں ان کی وجہ سے معاشی اور سیاسی فوائد بھی حاصل ہوئے۔ کپتان بارتھو لیمو ڈیاز (Bartholemeu Diaz) نے راس امید (Cape of good hope) کے گرد 1488ء میں چکر لگایا۔ 97-1489 میں واسکوڈے گاما اس مقام (راس امید) سے آگے بڑھا کیونکہ اسے ہندوستان کا بحری راستہ معلوم کرنے کی خواہش تھی۔ اس کا مشن ایسا ہی تھا جیسا کرسٹو فر کولمبس کا۔ جب اس نے راس امید کے گرد چکر لگایا تو اس نے ایک عرب جہاز ران کی خدمات حاصل کیں تاکہ وہ اسے بحرہند کے پار لے جا سکے۔ اگرچہ یورپین لوگوں کو اس کا علم نہ تھا مگر عرب ان راستوں سے جو بحرہند' بحیرہ عرب اور بحراوقیانوس کو ملاتے تھے خوب واقف تھے۔ بالآخر عربوں کی مدد سے واسکوڈے گاما ساحل مالابار تک پہنچ گیا۔ 1519ء میں فرڈیننڈ میجلین پانچ جہاز لے کر سپین سے روانہ ہوا۔ مقصود یہ تھا کہ بحراوقیانوس سے بحرالکاہل تک جانے کا راستہ معلوم کرے۔ اس کا راستہ جنوبی امریکہ کی بڑی خشکی اور ٹیراڈیل فیوگو (Tera Del Feugo) کے درمیانی راستہ سے جانا تھا جس کو اب آبنائے میجلین کہتے ہیں۔ تجارتی جہاز اسی راستہ سے جایا کرتے تھے یہاں تک کہ سر فرانسس ڈریک نے زیادہ عملی راستہ راس ہارن کے جنوب میں دریافت کر لیا۔

کیپٹن جیمز کک نے 79-1769ء کے درمیانی عرصہ میں تین بڑے سفر کئے۔ ان میں سے پہلے میں اس نے براعظم آسٹریلیا دریافت کیا۔ آخری سفر میں وہ شمال مغربی سمت چلا تاکہ بحراوقیانوس اور بحرالکاہل کے درمیانی راستہ کو معلوم کرے۔ وہ کامیابی کے ساتھ بحرمنجمد شمالی میں آبنائے بیرنگ کے راستہ گیا۔ اس آبنائے سے آگے اسے رک جانا پڑا کیونکہ راستہ میں بحرمنجمد شمالی کے برف کے تودے حائل ہو گئے۔ جب وہ ہوائی کے جزیروں کی طرف آ رہا تھا تو مقامی باشندوں سے لڑائی کے دوران وہ مارا گیا۔

جب سمندری سفروں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو ساتھ ساتھ مفید معلومات میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ کچھ معلومات تو ذہنوں میں محفوظ رہتی تھیں اور کچھ لاگ بکوں میں ریکارڈ کی جاتی تھیں جن میں ہواؤں کے رخ' رووؤں کے رخ اور اسی قسم کی باتوں کا ذکر ہوتا تھا۔ اس قسم کی بحری معلومات کا پہلا ذخیرہ وہ ہے جو 1855ء میں لیفٹیننٹ میتھو فانٹین ماری نے شائع کیا۔ اس شخص کا تعلق امریکی بحریہ سے تھا۔ اس نے 1825ء میں مڈ شپ مین کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی پھر ترقی کرتے کرتے وہ نیوی ڈیپو آف چارٹس اینڈ انسٹرومینٹس کا سپرنٹنڈنٹ بن گیا۔ تب اسے بہت سے جہاز رانوں کی لاگ بکیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ان کی مدد سے اور اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر اس نے جہاز رانی کے موضوع پر پہلی تصنیف شائع کی جس کا نام اس نے "سمندر کا طبیعیاتی جغرافیہ" رکھا۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ یہ سمندروں کے بارے میں انگریزی زبان کی پہلی تصنیف تھی۔

سائنسی رنگ میں سمندر کی تحقیقات کا آغاز چیلنجر جہاز کے سفر سے شروع ہوتا ہے جو 76-1873ء میں کیا گیا۔ یہ ایک برطانوی جنگی جہاز تھا جس کو تحقیقاتی اغراض کے لئے فارغ کر دیا گیا اور توپیں وغیرہ اتار کر سائنسی سامان سے لیس کیا گیا۔ یہ 23 ہزار ٹن وزنی جہاز تھا جس میں بادبانوں کے علاوہ سٹیم انجن لگے تھے۔ اس کے عملہ میں 240 افراد تھے۔ وہ 1872ء میں پورٹسمتھ سے روانہ ہوئے۔ اس جہاز نے شمالی بحراوقیانوس کو ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک کئی مرتبہ اور کئی مقامات پر عبور کیا۔ تین سال کے عرصہ میں اس نے 68890 میل کا سفر کیا 362 بحری اسٹیشن قائم کئے اور اس عرصہ میں موسموں' سمندر کی سطحی رووؤں' پانی کا درجہ حرارت' مختلف گہرائیوں پر پانی کی نوعیت (Composition) بحری جانوروں اور پیندے کی گاد وغیرہ کے بارے میں بہت سا مواد جمع کیا۔ 4717 نئے بحری جانوروں کو پکڑا اور ان کی جماعت بندی کی۔ اس سفر کی سرکاری رپورٹ تو 29500 صفحات پر مشتمل ہے اور 23 سال کے دوران 50 جلدوں میں شائع کی گئی۔ آخری جلد 1895ء میں (اب سے 100 سال پہلے) شائع ہوئی۔ اس کے 14 سال بعد Peary نامی شخص سب سے پہلے قطب شمالی پہنچا۔ اس کے 17 سال بعد ناروے کا ایک سیاح رونالڈ ایمرسن قطب جنوبی پر سب سے پہلے پہنچا۔

سمندر کے سائنسی مطالعہ کی ابتدائی کوششیں زیادہ تر کسی ایک ملک سے تعلق رکھتی تھیں اور ان کی معلومات بھی قدرتاً محدود ہوتی تھیں یہاں تک کہ 58-1957ء کا بین الاقوامی طبیعی سال آگیا اور ماہرین بحریات نے پھر ایک سمندر کا تفصیلی مطالعہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ایک برطانوی اور تین امریکی جہازوں نے مل کر بحراوقیانوس کو شمال سے جنوب تک کئی مرتبہ کئی مقامات پر عبور کیا۔ اس مشترکہ کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر اوقیانوس کا پہلا مستند اٹلس تیار کیا گیا۔

اِملانامہ

از گوپی چند نارنگ

ذ' ز' ژ

گذشتہ' گزارش

فارسی مصادر گذشتن' گذاشتن اور پذیرفتن۔ کے جملہ مشتقات بقول ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ذال سے لکھنے صحیح ہیں۔

گذشتہ۔ گذشتگان۔ گذرگاہ۔
درگذر۔
رہ گذر۔ راہ گذار۔ پذیرفتہ۔
پذیرائی۔
سرگذشت۔ واگذاشت۔ اثر پذیر۔
دل پذیر۔

گزاردن (بہ معنی ادا کرنا' پیش کرنا) کے مشتقات کو زے سے لکھنا صحیح ہے' جیسے:

گزارش۔ باج گزار۔ خدمت گزار۔ شکر گزار۔
نماز گزار۔ عرضی گزار۔ مال گزاری۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا۔ اب کیا ہو گا؟

بوسنیا میں جنگ اب ختم ہو چکی ہے۔ لیکن ڈیٹن (اوہایو امریکہ) میں جس سمجھوتے پر دستخط کئے گئے ہیں اس سے ایک ایسے امن کی تصویر ابھرتی ہے جو خطرات سے پر ہے۔

اگرچہ امریکی کانگرس امریکہ کی فوج بوسنیا بھجوانے اور اس کے اخراجات برداشت کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ لیکن امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتے۔ جس میں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ امریکہ نیٹو کی 60 ہزار افواج کا ایک تہائی حصہ بھیجے گا۔ جس کا مقصد بوسنیا کے امن سمجھوتے پر عمل در آمد کرانا ہو گا۔

امریکہ کے قریباً 25 ہزار فوجی بھیجے جائیں گے۔ بوسنیا میں سردیوں کی شدت کا موسم شروع ہے اور ان فوجیوں کو ایسی جگہ کام کرنا ہو گا جہاں تین نسلی گروہوں کے باہمی تصادم سے دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک شدید ترین مظالم دیکھنے میں آئے ہیں۔ ان مظالم نے نازی جرمنی کے مظالم کو بھی مات کر دیا۔

امریکی فوجی سب سے زیادہ خطرناک اور مشکل علاقے یعنی شمال مغرب کے علاقے میں نگرانی کا کام کریں گے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر طزلہ میں ہو گا۔ یہاں پر گذشتہ دنوں اقوام متحدہ کا ایک سویلین شخص ہلاک کر دیا گیا تھا۔ الزام لگایا گیا ہے کہ اس کو ان مسلمان فوجیوں نے ہلاک کیا جو بوسنیا کی آزادی کے لئے جنگ کر رہے ہیں۔

برطانوی فوجی شمال مغربی بوسنیا کے ذمہ دار ہوں گے۔ اور فرانسیسی فوجی جنوبی علاقے کا چارج سنبھالیں گے اس علاقے میں بوسنیا کا دار الحکومت سرائیوو بھی شامل ہے۔ ان فوجیوں کا مقصد جنگ وجدال کرنا نہیں بلکہ ان کا مقصد سربوں کروٹس اور مسلمانوں کو جنگ سے روکنا ہے۔

سب پر واضح ہے کہ اس کام میں بے حد مشکلات ہیں۔ وزیر دفاع نے کہا کہ اگر اس سمجھوتے کو نافذ کرنے کی بعض گارنٹیاں طے نہ کی گئیں تو سمجھوتے کے باوجود خون بہنے کا خطرہ لاحق رہے گا۔

ماضی میں ہونے والے سمجھوتے اس لئے ناکام رہے کہ بوسنیا میں جنگ کرنے والے گروپوں کے فوجی ان باتوں پر عمل نہیں کرتے تھے جس کی ان کے سیاستدان ان کو ہدایت کرتے تھے۔

حالیہ معاہدہ کی تکمیل امریکہ کے دباؤ اور اس لالچ کے نتیجے میں عمل میں آیا ہے کہ سمجھوتے کے بعد اس علاقے کے تمام ممالک پر سے پابندیاں اٹھالی جائیں گے۔ ان علاقوں پر اقوام متحدہ کی طرف سے اقتصادی پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔

سربیا کے صدر سلوبوڈان میلوویسک نے اس معاہدے پر بوسنین سربوں کی طرف سے دستخط کئے ہیں اور کہا ہے کہ وہ اس ملک کا ہی حصہ رہیں گے جو عملاً اب کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

"نسلی صفائی" نامی لڑائی کے چار سال بعد بوسنین سرب یہی چاہتے ہیں کہ وہ گریٹر سربیا کے قیام کے لئے سربیا کی حکومت سے تعاون کریں۔ جبکہ بوسنین کروٹس یہ چاہتے ہیں وہ غطم تر کروشیا کا حصہ بنیں۔

فی الحقیقت جو لوگ امریکہ کے امن سمجھوتے کی صحیح صحیح حمایت کریں گے وہ بوسنیا کے مسلمان ہیں۔ انہوں نے امریکہ سے کہا کہ وہ ان کی افواج کو ٹریننگ دیں۔ تاکہ کسی نئی جنگ کی صورت میں وہ بہتر کردار ادا کر سکیں۔ ایسی کوئی جنگ (خدانہ کرے کہ ہو) لیکن اگر ہوئی تو امریکہ کی غیر جانبداری کو سخت نقصان پہنچے گا اور امریکی فوجیوں کی زندگیوں کو بھی خطرات لاحق ہو جائیں گے۔

بہت سے دیگر مسائل ابھی بھی باقی ہیں۔ ڈیٹن سمجھوتہ بظاہر بوسنیا کے سخت ترین جنگی مجرموں۔ جن میں سربیا کے لیڈر راڈووان کراڈزک اور ان کی فوج کے جنرل راتکو میلاڈچ بھی شامل ہیں۔ کو مقدمات چلائے جانے سے بچالے۔ یہ دونوں لیڈر اقوام متحدہ کے قائم کردہ ٹریبونل کے تحت بوسنیا کے ہزاروں مسلمانوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔

میلوسووک اور کروشیا کے صدر فرانجو تجمان کو اس بارے میں بعض خطرات درپیش ہوں گے۔

جہاں تک اقتصادی پابندیوں کے اٹھانے جانے کا سوال ہے تو ماہرین اقتصایات کا کہنا ہے کہ اس سے یوگوسلاویہ کی اقتصادی بہتری میں مدد نہ مل سکے گی۔ تاہم اس سے میلوسیوک کے بہانے ڈھونڈنے کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ جو اپنے ملک کے عوام کی اقتصادی بدحالی کے جواز کے لئے تراشتے رہتے تھے۔

اگرچہ اقتصادی پابندیوں سے سربیا اور مانٹی نیگرو کو 50 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اقتصادی پابندیوں کے نفاذ سے پہلے نصف ورک فورس غیر پیداواری کاموں پر مامور تھی۔ اور صدر میلو سووک نے ملک میں اقتصادی اصلاحات کا کوئی استعمال نہیں کیا۔ جبکہ مشرقی یورپ کے ممالک میں مارکیٹ اکانومی کے فروغ کے لئے ایسی متعدد اصلاحات کی گئی ہیں۔ اب انہیں پابندیوں کا بہانہ بنانے کی بجائے اپنے ملک کے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔

OOO

صوبیدار (ر) محمد اشرف خان

میرا خاندان

1۔ نانا جان عبدالعزیز خاں رفیق حضرت بانی سلسلہ مالک آف طبیہ عجائب گھر قادیان۔

2۔ بھائی محمد شفیق قیصر مولوی فاضل شاہد مربی یوگنڈا۔ آر پی کو کے ڈائریکٹر۔ خدام الاحمدیہ کے نائب صدر۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر۔ وکالت تبشیر کے مصروف ترین کارکن۔

3۔ بیٹا محمد احمد نعیم مربی سلسلہ حال تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔

4۔ ہمشیرہ ناظمہ بشریٰ عرصہ 15 سال سے لجنہ احمد نگر کی جنرل سیکرٹری عزیزہ دونوں بازوؤں سے محروم پاؤں کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے ہر کام جو ہاتھوں والا کرتا ہے بآسانی سرانجام دے رہی ہے۔ خصوصی دعاؤں کی مستحق ہے۔

5۔ بیٹی رضوانہ طیبہ دارالرحمت وسطی بعد ازاں دارالبرکات لجنہ کی سیکرٹری۔

6۔ بیٹا محمد افضل سلیم سرگرم کارکن جرمنی۔ سیکرٹری مال ندا (NIDDA) جرمنی۔

7۔ ہمشیرہ طاہرہ امتہ اللہ صدر لجنہ میرپور آزاد کشمیر۔

8۔ بہنوئی منیر احمد چوہان انجینئر سیکرٹری مال میرپور آزاد کشمیر۔

9۔ بہو آنسہ حمیرا عرصہ 15 سال سے زیادہ سیکرٹری ناصرات احمد نگر۔

10۔ خاکسار صوبیدار (ر) محمد اشرف خان عرصہ تین سال سے زیادہ سیکرٹری وقف نو دارالبرکات ہے۔

مسلمان پناہ گزینوں کی بوسنیا واپسی

بوسنیا کروشیا اور ترکی نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت تین ملکی پولیس فورس تشکیل دے دی گئی ہے اس کا مقصد ان مسلمان پناہ گزینوں کو تحفظ مہیا کرنا ہے جو اب جنگ ختم ہونے کے بعد اپنے گھروں کو واپس آنا چاہتے ہیں۔ اس پولیس فورس میں بوسنیا کے 100۔ افسران اور ترکی اور کروشیا کے 50، 50 سپاہی شامل ہوں گے اس پولیس فورس کا قیام یکم سے 5۔ دسمبر تک کسی روز کر دیا جائے گا۔

ویلکا اور کلاڈوسا کے شہروں میں 20 ہزار پناہ گزینوں کی واپسی متوقع ہے۔ اس معاہدے میں چھ ماہ کے اضافے کی گنجائش بھی شامل ہے۔

OOO

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

مکرم قریشی محمد افضل صاحب آجکل بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نائیجیریا میں ہم ایک دوسرے کے رفیق کار تھے۔ لیگوس میں قیام کے بعد جب کانو تشریف لے گئے تو خاکسار نے درج ذیل نظم خط کی صورت میں کہی۔ یہ نظم غیر مطبوعہ ہے۔

(نسیم سیفی)

قریشی محمد افضل صاحب کے نام

کیوں آپ نے لکھا نہیں خط تک ہمیں کبھی
لیگوس چھٹا کہ یاد ہماری بھی چھٹ گئی

بے اعتنائی کا تو نہیں آپ پر گماں
کیا بے تعلقی سے ہے مقصود امتحاں

بندہ نواز آپ کو شائد نہیں خبر
(ہے گرچہ داستان مہیسری ہر زبان پر)

گزری ہے ایک عمر مری امتحان میں
اب اور تو نہیں ہے سکت مری جان میں

لکھیئے گا خط کہ دل کو ہو تسکیں کسی قدر
کھاؤں فریب اہلِ وفا کی وفا کا پھر

لیکن وفائے جور نما مدعا ہے گر
تسلیم مجھ کو آپ کی تجویز سر بسر

لکھیئے نہ آپ مجھ کو نہ میں آپ کو لکھوں
رہیئے خموش آپ بھی اور میں بھی چپ رہوں

لیکن دلوں میں ایک خلش سی رہے ضرور
جو بالیقیں وفا کا ہو سرمایۂ غرور

تا پھر جو زندگی میں ملاقات ہو کبھی
دونوں ذرا خفیف سا ہنس کے کہیں "اجی"

"گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار"
پر آپ یاد آتے رہے مجھ کو بار بار

نسیم سیفی

یہ نظم 26۔ جون 1946ء کو اونڈو میں کہی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری رحمت علی ظفر صاحب کارکن الفضل کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن بوجہ پتھری 95-11-24 کو ہوا ہے۔ کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک محمد سلیم صاحب مربی ضلع ملتان کی اہلیہ زبیدہ پروین صاحبہ بلڈ پریشر کے باعث بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم اللہ دتہ کرتوی صاحب ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم ذکاء الدین صاحب جو کار حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے اگرچہ پہلے سے کافی حد تک رو بصحت ہیں مگر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ابھی تک زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی کو دل کی دوبارہ تکلیف ہو گئی ہے۔ وہ فضل عمر ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم فیض احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20۔ اکتوبر 1995ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ردا احمد تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم بشیر احمد صاحب زاہد لطیف آباد حیدر آباد کی پوتی اور مکرم نذیر احمد صاحب آف کنری کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم اقرار حسین صاحب معلم اصلاح وارشاد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-10-28 کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کا نام مبشر احمد طاہر تجویز ہوا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ کی صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ راولپنڈی اور بعض دیگر شہروں کے مختلف اداروں کی طرف سے پانچ لاکھ یا کم و بیش روپیہ کے حصول کی سکیمیں چلائی جارہی ہیں احباب ایسے معاملات میں احتیاط اور ہوشمندی سے کام لیں تاکہ بعد میں پریشان نہ ہوں۔

(نظارت امور عامہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد ارشد صاحب بابت ترکہ مکرم عبد اللطیف صاحب)

مکرم محمد ارشد صاحب ساکن 3/26 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم عبد اللطیف صاحب جٹ ولد چوہدری فیض احمد صاحب. بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک قطعہ نمبر 3/26 برقبہ دس مرلہ جو محلّہ دار الرحمت میں واقع ہے۔ وہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ درخواست دہندہ کے مطابق دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ امتہ الرشید صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد ارشد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم امجد علی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ بابت ترکہ چوہدری محمد اشرف ممتاز صاحب)

محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ مکان نمبر 8/2 دار العلوم غربی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند محترم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز. بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت کھاتہ صدر انجمن احمدیہ 77-7466/10 مبلغ 21382/26 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرمہ ارشاد بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ امتہ النصیر عابدہ صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ امتہ النور ساجدہ صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ صائمہ چوہدری صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم مرزا یوسف احمد صاحب بابت ترکہ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب)

مکرم مرزا یوسف احمد صاحب C/O مرزا ناصر احمد صاحب 33/1-32 دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم مرزا عبد القیوم صاحب. بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 27/8 دار الیمن برقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ زاہدہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ نعیمہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم مرزا یوسف احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ ایم فل کلاسز

(دو سالہ پروگرام)

○ پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال لاہور نے۔ ایم فل دو سالہ پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

داخلہ کے لئے اہلیت: مسلمہ یونیورسٹی سے کم از کم۔ ایم اے انگلش (سیکنڈ ڈویژن) تحریری ٹیسٹ 13 دسمبر 95ء زبانی امتحان 18 دسمبر 95ء مجوزہ درخواست فارم شعبہ انگریزی زبان و ادب پنجاب یونیورسٹی علامہ اقبال کیمپس لاہور سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 9۔ دسمبر 1995ء مقرر ہے۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ 95-11-23)

(نظارت تعلیم)

وضاحت

○ محترم شیخ خورشید احمد صاحب سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کا جو مضمون میرا خاندان کے نام سے شائع ہوا ہے وہ دراصل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے مضمون میرا خاندان کا اضافی حصہ ہے۔ بعض باتیں جو ذکر کرنے سے رہ گئی تھیں وہ محترم شیخ صاحب موصوف نے درج فرمائی ہیں۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

اگر ہماری جماعت اس بات کو سمجھ لے تو ان پر رحمت الٰہی کے دروازے کھل جائیں (-) یہ صرف دعاؤں۔ عاجزی۔ خشوع و خضوع سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور نفس پرستی چھوڑ دو۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے احباب خصوصیت سے دعا کریں گے اور دعا سے ہی فیضان کے منبع کی قدر پیدا ہوتی ہے۔ صرف منہ سے کہنا کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے اور بولتا ہے اور قدرت نمائی کرتا ہے۔ صرف دعاوی ہیں۔ جب تک ان کے ساتھ مشاہدہ نہ ہو اور وہ مشاہدہ خدا کے فضل سے حاصل ہوتا ہے اور دعائیں فضل کو جذب کرتی ہیں۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور عجز و انکساری کرو اور سچے (صاحب ایمان) کے کام کرو تا یہ نشان پورے ہوں اور خدائے واحد کا جلال ظاہر ہو اور دنیا سے کفر و فسق مٹ جائے اور دنیا میں امن و امان ہو اور خالص توحید پھیل جائے۔

(از خطبہ 13۔ اپریل 1923ء)

بقیہ صفحہ 3

جاتی تھی۔ سینکڑوں لڑکیوں کو آپ نے ناظرہ اور باترجمہ کلام الٰہی پڑھایا۔ جلسہ سالانہ پر ایک اجلاس میں آپ ضرور تلاوت کرتی تھیں۔

لوائے احمدیت کی تیاری کے سلسلے میں 12۔ جولائی 1954ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کپاس کی تین بوریاں لجنہ مرکزیہ کے سپرد کی گئیں تاکہ ایک اور لوائے احمدیت کی تیاری کے لئے اس میں سے روئی اور بنولے الگ الگ کئے جائیں یہ کپاس ڈیڑھ من تھی محترمہ بھابی زینب صاحبہ کی زیر نگرانی جن بیس بزرگ خواتین یعنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رفیق خواتین کو روئی بیلنے کی سعادت حاصل ہوئی ان میں ایک استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ بھی تھیں۔

1966ء میں اس روئی سے کپڑا بنا گیا تو جن بزرگ خواتین کو لوائے احمدیت سینے کا موقعہ ملا ان میں آپ بھی شامل تھیں۔ 16۔ دسمبر 1972ء کو چھ بزرگ خواتین کو حضرت ام متین صاحبہ کی زیر نگرانی لوائے احمدیت کی سلائی مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان میں آپ بھی شامل تھیں۔

بقیہ صفحہ 4

کی۔ احمدیت سے وفا کی۔ امام جماعت سے وفا کی ہم سب سے وفا کی۔ اور وفا کے ساتھ خالق حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گئے۔

آپ کے چہرہ پر دائمی نہایت لطیف مسکراہٹ۔ سحرانگیز۔ سدا بہار۔ محبت و انکسار والی۔ خوبصورت دل موہ لینے والی مسکراہٹ رہا کرتی۔ آپ کا باوقار انداز۔ پیار کی ادائیں سچی اور دلنشیں تھیں۔ غیر معمولی اطاعت کی روح اور غیر معمولی فراست والی شخصیت ہم سے جدا ہو گئی آخری دیدار کے وقت بھی آپ کے چہرے پر سدابہار مسکراہٹ نظر آتی تھی۔

اللہ غریق رحمت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ ایک بہت ہی پیارا امیر۔ ایک بہت ہی شفیق وجود فیض کا ایک شجر سایہ دار ہم سے جدا ہوا۔

تمام سوگوار دلوں کے ساتھ میرا دل بھی ان میں شامل ہے جنہیں وہ غمگین۔ حزین اور اشک بار بنا گئے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

گزرنا اور گزارنا اگرچہ گذشتن سے ہیں لیکن تنید اور تارید کے عمل سے گزر کر اردو کے مصدر بن چکے ہیں' اس لئے ان کی تمام تصریفی شکلیں ز سے لکھی جانی چاہئیں' اسی طرح گزارا اور گزرانا بھی ز سے لکھنے مناسب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 29- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صوبائی حکومتوں کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے۔ امن و امان کی خراب صورت حال سے عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے۔ سیاسی بے چینی کے اصل اسباب تلاش کر کے موثر انداز میں تدارک کیا جائے۔ پی ڈی ایف کے سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا انتشار اور بدامنی پھیلانے والی قوتوں کو ہر قیمت پر ناکام بنائیں۔ فوری اقدامات نہ کئے گئے تو معیشت کی بہتری کے لئے کی جانے والی ساری محنت رائیگاں چلی جائے گی۔ اجلاس میں پنجاب کابینہ میں توسیع کی منظوری دی گئی۔ اپوزیشن کی تحریک کا بھی جائزہ لیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر حکومت امن و امان قائم نہیں کر سکتی۔ ملک لوٹنے والے چند دن کے مہمان ہیں۔ عوام کے چہروں پر مایوسی چھائی ہے۔ لیکن حکمران قومی حکومت سے جیبیں بھرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سندھ کے شہر نوشہرو فیروز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر نے سندھی عوام کو بے وقوف بنایا۔ اب یہاں بھی مسلم لیگ کا پرچم لہرائے گا۔

○ نواز شریف کو نوشہرو فیروز میں جلسہ عام کے وقت حادثہ پیش آیا ان کا سٹیج زمین بوس ہو گیا اور وہ 25۔ افراد سمیت زمین پر جا گرے۔ 3۔ افراد شدید زخمی ہوئے۔ نائب صدر مسلم لیگ نوشہرو فیروز کی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ میں سخت جان ہوں۔ ہر تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہوں۔

○ ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ علاقائی اختیار سماعت کا تعین کئے بغیر دو بنکنگ عدالتیں قائم نہیں کی جا سکتیں۔ فاضل عدالت نے مسٹر شہباز شریف کی طرف سے ضمانت کی درخواست پر اپنے ریمارکس میں کہا کہ دوسری عدالت کی تشکیل کے نوٹیفیکیشن میں خلا موجود ہے۔ اس کو شہباز شریف نے چیلنج کیا ہے تو درخواست پیش رفت کے قابل ہے۔ فاضل ججوں نے سوال کیا کہ اگر ایک افسر ایک جج کو پسند نہیں کرتا تو کیا وہ اپنی مرضی سے دوسری عدالت میں کیس دائر کر دے گا۔ ڈپٹی اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر یہ درخواست قبول کر لی گئی تو "فلڈ گیٹ" کھل جائے گا اور لوگ ٹرائل کورٹ کی بجائے ہائی کورٹ سے ہی رجوع کیا کریں گے۔

○ ایک دوست خلیجی ملک کی خفیہ ایجنسی کی رپورٹ ہے کہ مذہبی بنیاد پرست جنونی گروہ نے اگلے ماہ شروع ہونے والی ہڑتال کی کالوں کے دوران صدر مملکت، وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ سمیت اہم سیاسی شخصیتوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ان اطلاعات کے بعد ان شخصیات کے حفاظتی انتظامات کو فول پروف بنانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

○ مخدوم اشفاق نے رحیم یار خاں سے پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب بھاری اکثریت سے جیت لیا ہے۔ یہ سیٹ پنجاب کے سابق سینئر وزیر مخدوم الطاف کی وفات سے خالی ہوئی تھی۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت ان سے تعاون نہیں کر رہی۔ صوبے میں امن و امان کی صورت حال سے مطمئن نہیں۔ خرابی کی ذمہ دار انتظامیہ ہے جس کے باعث ایوب بلیدی بھی قتل ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ بلوچستان کو اس کا حصہ مل رہا ہے لیکن یہ اس کی پسماندگی دور کرنے کے لئے کافی نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بلوچستان کے لئے خصوصی پیکیج کا اعلان کیا جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف کال دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ بے نظیر ملکی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں۔ اپوزیشن نے بھرپور احتجاجی تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کسی بھی وقت کال دے سکتا ہوں۔ لاقانونیت اور بدامنی کا ایک ہی علاج ہے کہ پیپلز پارٹی اقتدار چھوڑ دے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آئندہ الیکشن میں سندھ سے بھی پیپلز پارٹی کا صفایا کر دیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے یوم تاسیس کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے خوابوں کی تکمیل کے لئے ترقیاتی حکمت عملی وضع کر لی گئی ہے۔ آئندہ سالوں میں مہنگائی بے روزگاری ناخواندگی اور بیماری کی ظلمتیں چھٹ جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ صرف بے نظیر ملک کی نجات دہندہ ہو سکتی ہیں۔ دوبارہ وزیر اعظم بننے کا اعزاز انہی کو حاصل ہوا۔

○ سویابین پر ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا گیا ہے اس سے گھی مہنگا ہو جائے گا اور بناسپتی گھی کی قیمت ڈیڑھ روپیہ فی کلو بڑھ جائے گی رمضان المبارک میں گھی کی شدید قلت پیدا ہونے کا خدشہ ہے سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے خام سویابین تیل پر 1350 روپے فی ٹن ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا ہے اور نئی شرح کے مطابق تمام واجبات 30۔ نومبر تک ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وناسپتی گھی مینو فیکچررز ایسوسی ایشن نے صورت حال پر غور کرنے کے لئے ہنگامی اجلاس بلا لیا ہے۔

○ ضلع کچہری بہاولپور میں بم رکھنے کی گمنام اطلاع پر بھگدڑ مچ گئی ڈی آئی جی اور ڈی سی بھی سڑک پر آ گئے۔ ٹریفک بلاک ہو گئی۔

○ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو گھر سے بلوا کر سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق اور مولانا فاروقی کا مزید ریمانڈ لے لیا گیا۔ ریمانڈ کی کارروائی نصف گھنٹے میں مکمل ہو گئی۔ اس کے 15 منٹ بعد ڈی سی کے فون پر بم کی اطلاع ملنے سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ بم ڈسپوزل سکواڈ دو گھنٹے تک تلاشی لیتا رہا۔ افسر گھر چلے گئے۔

○ ضلع منڈی بہاؤالدین کو گوجرانوالہ ڈویژن سے الگ کر کے سرگودھا ڈویژن میں شامل کیا جائے گا۔ جبکہ سرگودھا سے ضلع بھکر کو علیحدہ کر کے ڈیرہ غازی میں شامل کیا جائے گا۔

○ خصوصی عدالت نے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے۔ یہ بات کراچی میں خصوصی عدالت کی طرف سے سپاہ صحابہ کے 13 کارکنوں کو سزائے موت کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے سپاہ صحابہ کے ترجمان نے کہی ہے۔

○ نواب شاہ سندھ میں مسٹر نواز شریف کی آمد پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرہ کیا اپوزیشن لیڈر کا پتلا جلایا۔ اور ان کے خلاف نعرے بازی کی۔

○ منشیات فروشی سے منع کرنے پر منشیات فروشوں نے پیپلز پارٹی کے مزدور رہنما کو بھون ڈالا۔

○ بلدیہ چنیوٹ کا سابق وائس چیئرمین منشیات فروشی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ میاں پرویز کے اڈے پر چھاپہ مار کر پولیس نے 56 کلو گرام چرس برآمد کر لی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ اب منگلا ڈیم کی رائلٹی بھی دینی پڑے گی۔ بقایا جات بھی وصول کریں گے یہ رائلٹی آٹھ ارب روپے سالانہ ہے۔ جبکہ ہمارا ترقیاتی بجٹ ایک ارب روپے سالانہ ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے تاسیسی کنونشن میں پارٹی کے مقررین نے کہا ہے کہ موجودہ دور مارشل لاء سے بھی بدتر ہے۔ مارشل لاء کی بے بسی کا تسلسل قائم ہے۔ کارکنوں کو رسوائیوں اور نامرادیوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ نواز شریف باقیات کا حکومت میں عمل دخل جاری ہے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والوں پر آج بھی ڈنڈے برس رہے ہیں۔ بیوروکریسی کے جال میں ہماری کوئی شنوائی نہیں۔ مخلوط حکومت کا سیٹ اپ بے بسی کا اظہار ہے۔

○ کراچی کے بینکوں میں ڈالر سمیت غیر ملکی کرنسیاں ختم ہو گئیں لوگوں نے اپنے اکاؤنٹس بیرون ملک منتقل کر دیئے۔ سٹاک ایکسچینجوں کے ارکان نے کاروبار ٹھپ کرنے کی دھمکی دے دی وزیر اعظم نے ان کے صدور کو اسلام آباد بلوا لیا ہے۔ غیر ملکی کرنسیاں نکلوانے والوں کا تانتا بندھ گیا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ ڈاکٹر رانا منیر احمد
½ 4 تا ½ 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصےٰ چوک ربوہ

تازہ نان دستیاب ہیں
• چکن نان • قیمے والے نان • بیسن والے نان
• ویجی ٹیبل نان • روغنی نان • سادہ نان
دستیاب ہیں
اوقات: 12 تا 2 بجے دوپہر ½ 5 تا ½ 9 بجے رات
لذیذ چرغہ ہاؤس کالج روڈ ربوہ
فون دکان: 918 رہائش: 212201

سوئیس ہومیو کمپنی کی ادویات
DIRRHEX نئے اور پرانے اسہال کیلئے
FEVEREX نئے اور پرانے بخاروں کے لئے
DYSENTEX نئی اور پرانی پیچش کیلئے
LEUKORRHEX عورتوں کی موذی مرض لیکوریا کے لئے
بالمشافہ ملیں یا خط لکھ کر مشورہ کریں
المنیب پولی کلینک نظام مارکیٹ گولبازار ربوہ

اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ
کامیاب علاج
مطب
ناصر دواخانہ
گولبازار - ربوہ
فون (04524) 212434

نور کاجل 8/-
نور اُبٹنہ 15/-
نور آملہ 15/-
خورشید ہیئر آئل 60/-
تابانی لوشن 15/-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538